فون نمبر ۴۹ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۱۷/۵۲ | ۵ شہادت ۱۳۴۲ ہش | ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ | ۵ اپریل ۱۹۶۳ء | نمبر ۸۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۴ اپریل بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ شام کو بے چینی بڑھ گئی۔ رات کو نیند دوائی دینے کے باوجود نہیں آئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کا چشمہ جاری کیا ہے جو اس چشمہ سے پئے گا کبھی ہلاک نہ ہو گا

اس سے سیراب ہونے کیلئے ضروری ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو پورے طور پر ادا کرو

"میں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے، جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کیلئے پیدا کر دی ہے۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے۔ اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بسعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا تعالیٰ کو ناراض کیا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسن ظن سے کام لیکر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمہ کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہو گا۔ کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟

یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے دوسرا مخلوق کا۔

اپنے خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھو جیسا کہ اس شہادت کے ذریعہ تم اقرار کرتے ہو اشھد ان لا الٰہ الا اللہ یعنی میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی محبوب مطلوب اور مطاع اللہ کے سوا نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا پیارا جملہ ہے کہ اگر یہ یہودیوں عیسائیوں یا دوسرے مشرک بت پرستوں کو سکھایا جاتا اور وہ اس کو سمجھ لیتے تو ہرگز ہرگز تباہ اور ہلاک نہ ہوتے۔ اسی ایک کلمہ کے نہ ہونے کی وجہ سے ان پر تباہی اور مصیبت آئی اور ان کی روح مجذوم ہو کر ہلاک ہو گئی۔"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء)

دین کے دو بڑے ستون

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

"اس زمانہ میں دین کے دو ہی بڑے ستون ہیں۔ ایک اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے مالی قربانی اور دوسرے ذاتی نیکی تقویٰ اور طہارت۔ جو مقامی سیکرٹریان وصیت ہیں انہیں ان دونوں پہلوؤں کو پوری طرح مدنظر رکھنا چاہیئے اور وصیت کرنے والے بھی اس بات کو مدنظر رکھیں کہ انہوں نے اسلام کی خاطر مالی قربانی بھی کرنی ہے اور نیکی اور تقویٰ کا اعلیٰ نمونہ بھی دکھانا ہے۔ اس کے بغیر جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔"

(درپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۳ء ۱۳۴۲ ہش سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ)

ایک درویش کا ارادۂ حج

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

معلوم ہوا ہے کہ قادیان کے ایک درویش چوہدری مبارک علی صاحب کا بھارت میں والدہ صاحبہ مرحومہ شیخ محمد صدیق صاحب بانی کی طرف سے حج بدل کا قرعہ نکل آیا ہے اور وہ اسی سال بیت اللہ کے حج کے لئے وسط اپریل میں روانہ ہونے والے ہیں۔ سو دوست اپنے اس بھائی کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت کے ساتھ لے جائے اور خیریت کے ساتھ واپس لائے اور انہیں حج کے تمام مناسک خیر و خوبی کے ساتھ سرانجام دینے کی توفیق دے اور اسلام کی ترقی کے لئے دعاؤں کا بہترین موقعہ عطا فرمائے۔ میں نے ان سے یہ بھی کہا ہے کہ اگر مدینہ منورہ جانے کا موقعہ میسر آئے تو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر میری طرف سے محبت بھرا سلام عرض کریں اور بیت اللہ کا ایک طواف میری طرف سے بھی ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ دوست ان کے لئے اور والدہ صاحبہ مرحومہ محترم بانی صاحب کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۲/۴/۶۳

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ اپریل ۶۳ء

جو کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انکی مدد کرتا ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:-

والذین جاھدوا فینا
لنھدینھم سبلنا

یعنی جو لوگ ہماری جستجو میں جدو جہد کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستے دکھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا راستے دکھانے کا صرف یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ جدوجہد کرنے والے کو صرف دور سے اور اشاروں سے راستوں کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر طرح سے ہماری مدد کرتا ہے۔ اگر راستے ایسے کٹھن ہوں جن کو کاٹنا بظاہر ہماری طاقت سے باہر ہو تو وہ خود آگے بڑھ کر ہمارا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور ہمیں اس سمندر سے پار لگا دیتا ہے مگر اس میں لازمی شرط یہ ہے کہ ہم جدوجہد کریں۔ یہ نہیں کہ ہم آرام کرسی پر متمکن ہو جائیں اور دعائیں کرنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ خود یہ کام کر دے۔ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ ہمارا کوئی ملازم نہیں ہے کہ ہم کرسی پر بیٹھے بیٹھے اس کو حکم دیتے چلے جائیں اور وہ ہمارا کام کرتا چلا جائے۔ وہ تو ہمارا آقا ہے اور ہم اس کے غلام ہیں۔ البتہ آقا جب دیکھتا ہے کہ اس کا غلام مشقت سے پسینہ پسینہ ہو رہا ہے اور دلجمعی سے ایسے کام میں لگا ہے جو اس کی طاقت سے باہر ہے تو وہ خود کرسی سے اٹھ کر اپنے غلام کی مدد کرنے لگتا ہے۔

یہ تو محض معمولی دنیا کے کاموں کا حال ہے۔ اور محدود طاقت رکھنے والے آقا کی بات ہے۔ خیال کریں کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی جستجو میں لگے ہوں اور خدا تعالیٰ کا کام کر رہے ہوں اور اپنی پوری طاقت خرچ کر رہے ہوں اور بظاہر کام ہماری طاقت سے باہر ہو تو اللہ تعالیٰ جو تمام طاقتوں کا منبع ہے وہ کیوں نہ آگے آ کر ہماری مدد کرے گا؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ ۹/۲۲ مطبوعہ ۴/۶۳ ۳ میں اسی بات کو واضح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ساری دنیا کو حلقہ بگوش اسلام بنانے کا عظیم الشان کام سپرد کیا ہے۔ یہ کام ظاہر ہے کہ بیکراں ہے۔ اور بظاہر ہماری چھوٹی سی جماعت کی طاقت سے باہر ہے لیکن اگر ہماری طرف سے کوتاہی نہ ہو اور ہم پوری جدوجہد سے کام کریں تو اگرچہ بظاہر یہ کام ہماری طاقت سے باہر ہے مگر اللہ تعالیٰ ہماری کوشش کو اپنی مدد سے صد گنا نہیں ہزار گنا بھی نہیں کروڑوں اربوں گنا کر دے گا۔ جو چراغ دوسرے چراغوں کو روشن کرنے کا دعویٰ کرتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ خود پہلے روشن ہو وہ خود پہلے جلے پھر ایک سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا اور تیسرے سے چوتھا چراغ روشن ہوتا چلا جائے گا جب تک یہ سلسلہ چلتا جائے گا چراغ سے چراغ روشن ہوتا چلا جائے گا اور چند ہی ساعتوں میں تمام دنیا کے چراغ روشن ہو جائیں گے۔

یہی اصول ہے جس پر چل کر تمام انبیاء علیہم السلام اپنا کام سرانجام دیتے چلے آئے ہیں پہلے ان کا اپنا چراغ روشن ہوا پھر یکے بعد دیگرے اس سے دوسرے چراغ روشن ہوتے چلے گئے رفتہ رفتہ ایک شبستان روشن ہو گیا تمام دنیا چراغاں بن گئی۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شاید کئی سال غار حرا میں اللہ تعالیٰ کی تلاش میں مراقبے کئے۔ آپ کے ذوق و شوق کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ آسمان سے اترا اور آپکا ہاتھ پکڑ لیا۔ آپ کی جدوجہد کو دیکھ کر آپ کے سپرد اصلاح دنیا کا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے دیکھا یہ بندہ میرا کام کرے گا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ صحیح نکلا آپ دیوانہ وار تبلیغ حق میں لگ گئے۔ ایک چراغ جلا پھر دوسرا پھر تیسرا اس طرح ہوتے ہوتے خدا پرستوں کی ایک جماعت آپ کے گرد جمع ہو گئی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کا نور آج تمام دنیا میں چمک رہا ہے۔

تاہم دنیا اندھی ہے۔ وہ اس چمک کو دیکھتی ہے مگر اس چراغ سے اپنے چراغ نہیں روشن کرتی۔ آج اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑا کیا ہے کہ وہ اس نور سے دنیا کے چراغ روشن کرے۔ جماعت احمدیہ اسی نور کو لے کر اٹھی ہے۔ ہمارے سپرد یہ کام ہوا ہے کہ ہم نے ساری دنیا کے دلوں میں نور محمدی کے چراغ جلانے ہیں۔ بے شک یہ بڑا عظیم الشان کام ہے اور ہماری جماعت ایک ننھی سی جماعت ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محولہ بالا خطبہ میں فرماتے ہیں:-

"جب گھر میں آگ لگی ہوئی ہو تو نہ بچہ کے لئے آرام ہوتا ہے۔ نہ عورت اور بوڑھے کے لئے بلکہ اس وقت گھر کا ہر ایک فرد کام میں تندہی سے مصروف ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں کامیابی کی امید ہوتی ہے۔ اس وقت دنیا میں آگ لگی ہوئی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس آگ کو بجھائیں۔ اگرچہ ہماری جماعت تھوڑی ہے اور اگر وہ ساری بھی لگ جائے تو کام کے مقابلہ میں اس کی کوشش تھوڑی ہی ہوگی مگر جس کا یہ کام ہے اس کا وعدہ ہے کہ جب ہم اپنی تمام جماعت لگا دیں گے تو وہ مدد کریگا اور خود اس کام کو درست کر دے گا۔ اس کا وعدہ ہے جب تم اپنی طرف سے پوری سعی کرو گے۔ تو باقی سوراخ جو بند نہ کر سکو گے وہ خود بند کر دے گا۔ اگر خود کام میں سستی کرو گے تو اس کی طرف سے مدد نہیں آ سکتی۔ لیکن جب تم اپنی طاقت خرچ کرو گے تو خدا کی غیرت جوش میں آئے گی۔ میرے بندے کمزور ہو کر اس کام میں لگے ہیں تو میں طاقتور ہو کر کیوں نہ ان کے کام کو انجام دوں اور جب اس کی مدد آ جاتی ہے تو ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتے ہیں اور کمزور طاقتور ہو جاتے ہیں!"

(الفضل ۲/۶۳ ۳ ص۳)

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ

والذین جاھدوا فینا
لنھدینھم سبلنا

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کے الفاظ بھی سنئے آپ دعا فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دے غافلوں کو ہوشیار کرے اور ہمارے دلوں کو اپنی راہ میں کھول دے کہ ہم اس راہ میں سب کچھ خرچ کرتے ہوئے تنگی اور انقباض نہ محسوس کریں تاکہ ہم اس کے فضلوں کے وارث ہوں۔"

(ایضاً)

اگر ہم جدوجہد کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری مدد کو آسمان سے اترے گا مگر شرط یہی ہے کہ ہم سستی نہ دکھائیں بلکہ جوش و خروش سے اس کام میں لگ جائیں۔

احمدی مبلّغ کا گیت

پُر نور ظلمتوں کو بنانے چلے ہیں ہم
توحید کے چراغ جلانے چلے ہیں ہم

ابلیس نے کیا جو بپا شرک کا محل
اس شرک کے محل کو گرانے چلے ہیں ہم

جو بستیاں بسائی ہیں فسق و فجور نے
نام و نشان ان کا مٹانے چلے ہیں ہم

میخانوں کی شراب کے رسیا ہوئے ہیں جو
ان کو مئے طہور پلانے چلے ہیں ہم

دید غلافِ کعبہ مبارک انہیں۔ مگر
کعبہ بتوں کے دل میں بسانے چلے ہیں ہم

تنویر ہم کو بخشا گیا ہے دمِ مسیح
مُردوں کو مرقدوں سے اٹھانے چلے ہیں ہم

تقریر جناب مولوی محمد صاحب بی۔ اے امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

احمدیت ——— مشرقی پاکستان میں

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۸ دسمبر کے پہلے اجلاس میں مشرقی پاکستان کی احمدی جماعتوں کے امیر جناب مولوی محمد صاحب بی۔ اے نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

صوبہ بنگال کا مشرقی حصہ جو سترہ اضلاع پر مشتمل ہے ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے بعد سے مشرقی پاکستان کہلاتا ہے۔ مشرقی پاکستان سرسبز و شاداب اور آب رواں کی سرزمین ہے۔ اس قدرتی ماحول اور آب و ہوا کے مطابق یہاں کے باشندوں کے دل و مزاج میں بھی نرمی اور قبولیتِ صداقت کا مادہ نمایاں رنگ میں پایا جاتا ہے اور یہاں کے لوگوں میں مذہبی رجحان بھی نمایاں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی اس علاقے میں کوئی مذہبی تحریک چلائی گئی ہے۔ اس نے یہاں پر کامیابی و قبولیت حاصل کی چنانچہ اسلام بھی جب صدر اول میں یہاں پہنچا، تو اسلامی پایہ تخت کے بہت دور ہونے کے باوجود اس کو خاص قبولیت حاصل ہوئی، اور اکثریت یہاں کی مسلمان ہے۔ اسی طرح اسلام کے دور نشأۃ ثانیہ میں احمدیت کی سرسری خبر سنکر اہل بنگال کے بہت سے لوگوں نے لبیک کہا۔ یہ ان کی طبعی صداقت پسندی پر دال ہے۔ یہاں کے باشندے زبان کے اختلاف، مرکز سے دوری اور احمدیت کے لٹریچر سے ناآشنائی کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی طرف کشاں کشاں کھچے چلے آ رہے ہیں۔

ظہورِ مسیح و مہدی علیہ السلام کی پہلی خبر

۱۹۰۳ء میں برہمن بڑیہ ضلع ٹیپارہ کے ایک وکیل منشی محمد دولت خان صاحب نے حضرت حکیم محمد حسین صاحب قریشی رضی اللہ عنہ کی ایجاد کردہ ایک ٹانک دوا مفرح عنبری کی ایک ڈبیہ لاہور سے بذریعہ پارسل منگوائی۔ اس پارسل کے اندر حضرت قریشی صاحبؓ نے ظہور مسیح و مہدی اور حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی سے متعلق بعض اشتہارات ارسال فرمائے۔ وکیل صاحب موصوف نے وہ اشتہارات بغرض تحقیق برہمن بڑیہ کے قاضی و مقامی ہائی سکول کے ہیڈ مدرس مولانا سید عبدالواحد صاحب کو دیئے۔ جناب مولانا صاحب موصوف نے بڑے اشتیاق اور سنجیدگی کے ساتھ احمدیت کے بارہ میں تحقیق و جستجو شروع کر دی۔ جو ۱۹۰۳ء سے ۱۹۱۲ء تک جاری رہی۔ اس سلسلہ میں ان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خط و کتابت بھی جاری رہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے سوالات کا جواب براہین احمدیہ حصہ پنجم کے اندر بڑی تفصیل کے ساتھ دیا ہے۔ حضرت اقدسؑ نے انہیں قادیان آنے کے لئے بھی بلایا، اور یہ لکھا کہ آمد و رفت کا خرچہ خود حضرت اقدس علیہ السلام برداشت فرمائیں گے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے اس کی وجہ یہ بتائی۔ کہ گو اعتراضات مخالفانہ ہیں مگر ان کے اندر سے رشد و سعادت کی بو آتی ہے۔ اس لئے ایک رشید کے لئے خرچ کرنا موجبِ ثواب ہے اور یہ بھی تحریر فرمایا کہ آپ کو یہاں آنے کے بعد تسلی نہ ہوئی تو اس رقم خرچ کردہ کے لئے مجھ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

پہلی بیعت

انہی ایام میں چٹاگانگ کے تھانہ انوارا موضع بٹتلی کے رہنے والے جناب احمد کبیر نور محمد صاحب ولد محمد وارث اللہ عرف دراجت اللہ بسلسلہ ملازمت لوئر برما میں بمقام شوجان مقیم تھے وہاں پر اسی اثناء میں انہیں پنجاب میں مسیح موعود کے ظہور کی خبر پہونچی۔ اس کے بعد جبکہ وہ بغرض تبدیلی آب و ہوا۔ یوپی وغیرہ علاقوں میں سفر کرتے ہوئے دہلی پہونچے۔ تو وہاں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بہت سی ایسی باتیں سنیں۔ جن سے ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ قادیان جا کر اصل حالات معلوم کریں۔ چنانچہ وہ اپنی تسلی کے لئے قادیان دارالامان پہنچے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور تمام حالات دیکھے اور آپ سے گفتگو کرنے کے بعد حقیقت و صداقت ان پر روشن ہو گئی اور وہ حضرت اقدس کے ہاتھ پر بیعت کر کے واپس اپنے وطن چٹاگانگ چلے آئے اور نہایت سرگرمی کے ساتھ احمدیت کی تبلیغ و اشاعت میں دیوانہ وار مشغول ہو گئے۔ اس کے نتیجہ میں انہیں سخت مخالفت کا مقابلہ کرنا پڑا۔

حضرت نور محمد صاحب اپنی تبلیغی سرگرمیوں کی رپورٹ بغرض دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ارسال کرتے۔ بعض رپورٹیں اخبار بدر قادیان میں شائع بھی ہوئیں۔ جو اخبار مذکورہ کی ۱۹۰۷ء کی اشاعتوں میں موجود ہیں۔ فتنہ کی وجہ سے مقدمات بھی شروع ہو گئے۔ جن کے اخراجات برداشت کرنے کی وہ استطاعت نہ رکھتے تھے۔ اس سلسلہ میں حصول مالی امداد کے لئے وہ برہمن بڑیہ بھی گئے۔ اور مولانا سید عبدالواحد صاحب سے ملاقات کی۔ کیونکہ انہیں یہ معلوم ہو چکا تھا کہ جناب مولانا صاحب سلسلہ کی طرف میلان رکھتے ہیں۔ اس وقت تک برہمن بڑیہ میں کوئی احمدی نہیں ہوا تھا۔

حضرت نور محمد صاحب نے وفات مسیح معروف بہ ذوالفقار علی کے نام سے ایک رسالہ بھی تصنیف فرمایا جو کلکتہ سے شائع کروایا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مشرقی پاکستان میں احمدیت کے نور کو پھیلانے کے لئے آپ ہی کے ذریعہ اولین تبلیغ و اشاعت کا کام لیا۔ خاص کر چاٹگام کے علاقہ میں آپ نے بہت تبلیغ کی۔ کئی مناظرات بھی کئے۔ آپ کا سن وفات صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکا۔ آپ اپنے گاؤں بٹتلی میں مدفون ہیں۔

دوسری بیعت

انہی ایام میں ضلع میمن سنگھ کے جناب رئیس الدین خان صاحب علاقہ برما میں دریائے ایراوتی کے قریب مقام ماگوئی میں بطور پوسٹ ماسٹر مقیم تھے۔ انہیں اردو اخبار و رسائل پڑھنے کا شوق تھا۔ بعض زیر مطالعہ مخالف رسالوں کے ذریعہ انہیں پہلی مرتبہ حضور علیہ السلام کے متعلق علم حاصل ہوا۔ پھر انہی دنوں دو پنجابی احمدی دوستوں سے انہیں احمدیت کا لٹریچر حاصل ہوا وہ اس طرح کہ ایک مرتبہ ان دونوں احمدیوں نے ایک مسجد میں بعد نماز جمعہ احمدیت کا پیغام پہنچایا تو لوگوں نے انہیں مسجد سے نکال دیا۔ اس وقت مسجد میں جناب خان صاحب بھی موجود تھے۔ اسی روز وہ دونوں دوست ان سے قیام گاہ پر آ کر ملے۔ انہوں نے آپکو احمدیت کی تبلیغ پہنچانے کے علاوہ ایک کتاب "عسل مصفی" پڑھنے کے لئے دی۔

اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ حضرت رئیس الدین خان صاحب پر احمدیت کی صداقت روشن ہو گئی۔ اور وہ اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے بے تاب ہو گئے۔ قادیان کا سفر اختیار کیا۔ قادیان جا کر جناب خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ قادیان میں انہوں نے ۱۵ روز تک قیام کیا۔ وہ فرماتے تھے کہ جب وہ قادیان کے پاس پہنچے تو ایک جگہ گھوڑے پر پانی عبور کرنا پڑا۔ جہاں ان کے کچھ کپڑے بھیگ گئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس نے ان سے شفقت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ آپکو کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔ حضرت اقدس کے اس کریمانہ برتاؤ کا ان کے دل پر گہرا اثر ہوا

ان کو دیکھنے والے لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی ان سے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق دریافت کرتے کہ انہوں نے آپ کو کیا دیکھا تھا تو ان پر ہمیشہ رقت کی حالت طاری ہو جاتی، اور آنکھیں ڈبڈبا آتی تھیں اور آواز بھرا جاتی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان سے کوئی غیر معمولی قیمتی و بے نظیر ہیرا کھو گیا ہے۔

ان کا طرز تبلیغ خاص نوعیت کا حامل تھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ آہستہ آہستہ تبلیغ میں آگے بڑھنا چاہیئے۔ اپنی بیوی کو روزانہ اخبار بدر پڑھ کر سنایا کرتے اور بعض دفعہ ان کی بیوی بھی سنایا کرتی اور یہی ان کی تبلیغ تھی۔ جناب خان صاحب کی بیعت کے سات آٹھ ماہ بعد ان کی بیوی نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اوائل زمانہ کی پگڑی پہنے دیکھا اور اس کے بعد بذریعہ چٹھی ۱۹۰۸ء میں بیعت کر لی۔ حضرت رئیس الدین خان صاحب کے ذریعہ سے ان کے گاؤں اور گرد و نواح میں ان کے رشتہ دار سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اگست یا ستمبر ۱۹۲۱ء میں آپ نے انتقال فرمایا آپ اپنے گاؤں ناگر گاؤں میں مدفون ہیں۔

پبلک کا ایک اجتماع

۱۹۰۸ء کے آخر میں علاقہ برہمن بڑیہ کی پبلک نے ایک اشتہار کے ذریعہ تمام علماء کو برہمن بڑیہ کی عیدگاہ میں ایک مقررہ تاریخ پر جمع ہو کر اس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے دعوت دی۔ کہ مولوی سید عبدالواحد صاحب جو مہدی و مسیح موعود کے بارے میں تحقیقات کر رہے ہیں اور اس طرف مائل بھی ہو گئے ہیں آیا وہ سچے ہیں یا جھوٹے۔ اس موقعہ پر سینکڑوں روپے خرچ کر کے غیر احمدیوں نے کلکتہ سے مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری اور دوسرے ایک بڑے مولوی کو منگوایا۔ مگر جلسہ میں مقررہ امور پر گفتگو کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ مولانا سید عبدالواحد صاحب کے دلائل و براہین اور عالمانہ زور بیان کو دیکھ کر سب غیر احمدی علماء گھبرا گئے اور راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کی۔ لیکن پبلک کا جوش و خروش دیکھ کر ان کو بھاگنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اور جلسہ گاہ میں ہی بیٹھ گئے۔ اس طرح

علماء کی کھلی شکست محسوس کر کے پبلک نے جلسہ کو تتر بتر کر دیا۔ اس کے بعد بھی مولانا صاحب موصوف نے اپنی تحقیق جاری رکھی۔ اسی اثناء میں بوگرا کے مولوی مبارک علی صاحب جو سکول ٹیچر تھے ان کو بذریعہ ریویو آف ریلیجنز احمدیت کا پیغام ملا۔ اور بعد وفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے اوائل زمانہ میں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو گئے۔

اسی طرح ضلع مرشد آباد تحصیل سالار موضع شاہ پور کے سید عبد الخالق صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نے ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیعت کی۔ ان کے ذریعہ سے ان کے بھانجے حافظ طیب اللہ صاحب ساکن بھرت پور ضلع مرشد آباد کو احمدیت کی تبلیغ پہنچی اور بعد تحقیقات وہ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو گئے وہ تبلیغ کا خاص جوش رکھتے تھے۔ ان کے ذریعہ سے بفضلہ تعالیٰ بھرت پور۔ ابراہیم پور اور گوشنا پور مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔ جناب حافظ صاحب مرحوم و مغفور فرمایا کرتے تھے کہ احمدیت کی قبولیت کے ساتھ انسان کو ساری دنیا کی مخالفت اپنے سر لینی اور اپنے نفس پر گویا ایک موت وارد کرنی پڑتی ہے جس کے بعد نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔

جناب مولانا عبد الواحد صاحب کی بیعت

۱۹۱۲ء میں علاقہ برہمن بڑیہ کے باشندوں نے چندہ اکٹھا کر کے مولانا سید عبد الواحد صاحب کی احمدیت سے متعلق تحقیق کو کسی ٹھوس فیصلے تک پہنچانے کے لئے جناب مولانا صاحب موصوف اور ان کے ہمراہ تین اور اصحاب چوہدری امداد علی صاحب منشی دھانو میاں صاحب اور دلاور علی صاحب کو قادیان بھیجا۔ جناب مولانا صاحب موصوف دورانِ سفر ہندوستان کے مختلف شہروں جیسے لکھنؤ۔ بریلی۔ شاہجہان پور۔ ٹونک اور دہلی کے علماء مثلاً مولانا شبلی نعمانی۔ مولوی عبد اللہ صاحب۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ مسائلِ اختلافیہ کے بارہ میں تبادلۂ خیالات کر کے انہیں ہر بات میں لاجواب کرتے ہوئے بفضلہ تعالیٰ عالمانہ فتحمندی کے ساتھ قادیان دار الامان پہنچے۔ احباب اس دلچسپ سفر کے سبق آموز واقعات اور پُر از معلومات تفصیلات جناب مولانا صاحب کی خود نوشت آپ بیتی رسالہ "جذبۂ الحق" میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

قادیان پہنچ کر آپ نے دو ہفتہ قیام کیا اور بالآخر یکم نومبر ۱۹۱۲ء میں بعد نماز جمعہ حضرت خلیفہ اول کے دستِ مبارک پر اپنے تینوں ساتھیوں سمیت بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ دلاور علی صاحب حصولِ تعلیم کے لئے قادیان ٹھہر گئے اور باقی دوست جناب مولانا صاحب کے ہمراہ برہمن بڑیہ واپس چلے آئے۔ واپسی کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے مولانا سید عبد الواحد صاحب کو اپنے ہاتھ پر بیعت لینے کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس اجازت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی وفات تک جاری رکھا۔

علاقہ برہمن بڑیہ میں ایک عرصہ دراز تک جو تحقیقاتی رنگ میں ایک تبلیغ چل رہی تھی وہ حضرت مولانا صاحب اور ان کے ساتھیوں کے واپس پہنچنے پر احمدیت کی سچائی کی کھلی دعوت و تبلیغ میں تبدیل ہو گئی۔ ایک طرف مخالفین کی طرف سے ہنگامے برپا ہوتے رہے اور دوسری طرف بیعت کا سلسلہ جاری ہو گیا خاکسار نے ان کے ہاتھ کا مرتب کردہ رجسٹر بیعت ملاحظہ کیا ہے ۱۹۱۲ء سے ۱۹۲۱ء تک ان کے ذریعہ سے جو بیعتیں ہوئیں ان کی تعداد ایک ہزار سولہ تھی۔ اس کے بعد بھی ان کی وفات تک بیعت کا سلسلہ جاری رہا مگر اپنی طویل علالت کے باعث وہ انہیں ریکارڈ میں نہیں لا سکے۔ مارچ ۱۹۳۶ء میں انہوں نے انتقال فرمایا اور مسجد احمدیہ برہمن بڑیہ کے احاطہ میں مدفون ہیں۔

پہلا مرکزی وفد

مارچ ۱۹۱۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول نے بزرگانِ سلسلہ کا ایک وفد بنگال بھیجا جس میں حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب امیر وفد۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور ان کے ساتھ حضرت میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "الحق" دہلی و "فاروق" قادیان مولوی ابو یوسف صاحب اور مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی تھے۔ یہ پہلا وفد تھا جو قادیان سے بنگال بھیجا گیا۔

بوگرا کے مولوی مبارک علی صاحب جو چاٹگام میں سکول ٹیچر تھے۔ دینی علم حاصل کرنے کے لئے لمبی رخصت لے کر دسمبر ۱۹۱۳ء کو قادیان پہنچے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت وہ قادیان ہی میں تھے اور انتخاب خلافتِ ثانیہ میں شامل ہونے کا شرف انہیں نصیب ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ قادیان کے مقامی اور بیرونجات سے آئے ہوئے احمدیوں کی پچانوے فیصد بالاتفاق رائے سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خلیفہ منتخب ہوئے۔ خلیفہ منتخب ہو کر حضور اقدس نے جہاں منکرینِ خلافت کے فتنہ کا مقابلہ کیا وہاں تبلیغ اسلام کی طرف متوجہ ہو کر بالخصوص بیرونی ممالک جیسے ماریشس وغیرہ میں بھی مبلغین بھیجے۔ اس وقت بنگال کے لئے بھی کلکتہ میں مبلغ بھیجا۔

بنگال میں خلافت کی بیعت لینے کے لئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کو برہمن بڑیہ بھیجا۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے بیعتیں بھجوانے کے علاوہ برہمن بڑیہ کے احمدیوں کو منظم کر کے نظام جماعت قائم کیا۔ بصورتِ انجمن بنگال میں جماعتِ احمدیہ کی یہ پہلی تنظیم تھی اور اس انجمن کے پہلے پریذیڈنٹ حضرت مولانا سید عبد الواحد صاحب مقرر ہوئے جو بعد میں صوبائی امیر ہوئے اس انجمن کا نام "ڈسٹرکٹ انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ" رکھا گیا۔ تاہم اس وقت کوئی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ ہر جمعہ ایک بکس میں احباب جو رقم ڈالتے تھے مہینہ ختم ہونے پر وہ جمع شدہ رقم مرکز میں بھجوا دی جاتی تھی۔ سب سے پہلے سال مبلغ -/۷۵ روپے مرکزِ سلسلہ قادیان میں بھجوائے گئے تھے۔ اب بفضلہ تعالیٰ جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کا مجموعی چندہ سالانہ چھہتر ہزار روپے کے لگ بھگ ہے۔

اسی سال مولوی مبارک علی صاحب کے ذریعہ سے ان کے والد اور بھائی نے قادیان جا کر بیعت کی۔ پھر اسی سال مولوی صاحب موصوف خود بھی دوبارہ قادیان گئے اور ان کی درخواست پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنگال میں تبلیغ کی غرض سے حضرت مولانا حافظ روشن علی صاحب کو ان کے ہمراہ بھیجا۔ حضرت حافظ صاحب نے راستہ میں پٹنہ اور مونگھیر میں بھی جہاں جماعتیں قائم تھیں قیام فرمایا۔

ایک سبق آموز واقعہ

اس جگہ حضرت حافظ صاحب کا ایک سبق آموز واقعہ بیان کئے بغیر میں آگے نہیں بڑھ سکتا۔ مونگھیر میں ان کے ایک خاص دوست کی لڑکی کی شادی تھی جس کو انہوں نے ایک روپیہ تحفہ دیا بعد میں مونگھیر کے احمدی دوستوں نے ان کو دس روپے نذرانہ دیئے دورانِ سفر انہوں نے مولوی مبارک علی صاحب کو اس واقعہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ میں آپ کو معرفت کا ایک گُر بتاتا ہوں۔ آپ جب کبھی تنگ دست ہو جائیں۔ خدا کے واسطے کچھ صدقہ کر دیں۔ آپ جو رقم بھی صدقہ کریں گے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس کا دس گنا ثواب مل جائے گا۔ میں جب قادیان سے چلا تھا میرے پاس اپنا صرف ایک روپیہ تھا۔ باوجودیکہ اپنے لباس کے لئے کپڑے خریدنے کی ضرورت تھی لیکن بوجہ تنگ دستی خرید نہ سکا۔ میں نے اپنے دوست کی لڑکی کو جو ایک روپیہ تحفہ دیا ایسا کہ اسلام کی تعلیم کے مطابق تھا جس کے عوض خدا تعالیٰ نے مجھے دس روپے دے دیئے۔ اب میں آسانی سے کلکتہ میں اپنی ضرورت کی چیزیں خرید لوں گا۔

اس کے بعد وہ کلکتہ ہوتے ہوئے بوگرا پہنچے جہاں سے "دگرائیر" "میمن سنگھ" ڈھاکہ اور بریسال گئے۔ ان تمام مقامات پر مساجد پبلک ہال۔ گھروں وغیرہ میں جلسہ و محفل اور مجالسِ تبادلۂ خیالات منعقد کر کے وسیع پیمانے پر تبلیغ کی گئی۔ ہر موقع و مقام پر حافظ صاحب کے علم و فضل اور قابلیت کا رعب چھایا رہا۔ واپسی کے وقت کلکتہ میں جب آپ سے مولانا اکرم خاں صاحب کی ملاقات ہوئی تو مولانا صاحب دو چار الفاظ کے سوا آگے کچھ بول نہ سکے۔ اس تبلیغی دورے میں مولوی مبارک علی صاحب حضرت حافظ صاحب کے ہمراہ تھے۔

ان دنوں خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب جو بریسال میں بطور ڈویژنل سکول انسپکٹر مقیم تھے اور ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے انہوں نے حضرت حافظ صاحب کی آمد کی خبر پا کر آپ کو بریسال لانے کے لئے مولوی مبارک علی صاحب کے پاس تار و خطوط بھیجے جس پر حضرت حافظ صاحب بریسال تشریف لے گئے۔ آپ کی تقریر سنکر جناب چوہدری صاحب بے حد متاثر ہوئے اور اسی سال قادیان جانے کا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ وہ اسی سفر میں کلکتہ سے حضرت حافظ صاحب اور مولوی مبارک علی صاحب کے شریکِ سفر ہو کر قادیان پہنچے اور جلسہ سالانہ کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

اس موقعہ پر حضور نے مولوی مبارک علی صاحب اور چوہدری ابو الہاشم خان صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ جب کبھی تم اپنے کسی احمدی دوست یا رشتہ دار کو کمزور دیکھو اس کے پاس جا کر کچھ روز ٹھہرو تم دیکھو گے کہ اس کے نتیجہ میں اس کی کمزوری دور ہو جائے گی۔ مولوی مبارک علی صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور کے بتائے ہوئے اس نسخہ کو بہت کارگر پایا ہے۔

بعد جلسہ چوہدری ابو الہاشم خان صاحب کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنگال میں تبلیغ کے لئے ان کے ہمراہ جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کو بھیجا۔ چوہدری صاحب جب بھی دورہ کیلئے نکلتے جناب حکیم صاحب کو بغرض تبلیغ اپنے ہمراہ رکھتے اور مختلف مقامات پر آپ کے ذریعے سے تبلیغ کرواتے۔

مولوی مبارک علی صاحب مارچ ۱۹۱۵ء تک قادیان میں رہے اس عرصہ میں وہ انگریزی ترجمۃ القرآن کے بورڈ میں کام کرتے رہے جب وہ قادیان سے واپس آ گئے تو مونگھیری صاحب کو بریسال سے چاٹگام بلایا اور زور و شور سے تبلیغ کرنی شروع کر دی مکرم شمس العلماء کمال الدین صاحب جو سپرنٹنڈنٹ چاٹگام مدرسہ تھے اور بعد میں پرنسپل چاٹگام کالج اور پھر ڈویژنل انسپکٹر چاٹگام ہوئے وہ احمدیت کے بہت مداح ہو گئے۔ تبلیغ میں مدد کرتے اور مواقع پیدا کر کے مجالس کا انعقاد کرواتے اور غیر از جماعت احباب کو ہمارے جلسوں میں شامل کرواتے تھے۔

(باقی)

آج سے انیس ۱۹ برس قبل کا ایک رویاء

از مکرم ملک عمر علی احمد صاحب قنابی سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ — ملتان

۱۹۴۴ء میں میں قادیان میں تھا۔ اور میرا وہاں لوہے کے کام کا کارخانہ تھا۔ ان دنوں جنگ زوروں پر جاری تھی۔ میں نے محکمہ سپلائی سے سامان مہیا کرنے کا ٹھیکہ لیا ہوا تھا۔ میں دہلی گیا وہاں سے میرا کلکتہ جانے کا ارادہ ہوا تا کہ وہاں سے مزید ٹھیکے لوں اور کام کو بڑھاؤں۔ میں نے کلکتہ جانے کے لئے ٹکٹ خرید لیا اور ریزرویشن کرا لی۔ میں دہلی ریلوے سٹیشن پر ویٹنگ روم میں ٹھہرا ہوا تھا۔ میرے ساتھ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر (جو اس وقت محکمہ ریلوے میں افسر تھے) بھی ٹھہرے ہوتے تھے۔ کلکتہ کو روانگی سے قبل رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ

"سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک سفر پر تیار ہیں حضور کے ساتھ حضور کے کچھ خدام ہیں جن میں محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب بھی شامل ہیں۔ حضور کی پگڑی کا طرہ غیر معمولی طور پر اونچا ہے۔ اسی طرح حضور کے خدام اور محترم ڈاکٹر صاحب کے طرے بھی اونچے ہیں۔ میں بھی حضور کے ساتھ سفر پر جانے کا خواہشمند ہوں۔ میں نے بازار سے کچھ اشیاء خریدنی ہیں۔ میں سوچتا ہوں کہ اگر میں اشیاء خریدنے کے لئے بازار گیا تو خطرہ ہے کہ میں حضور کے ساتھ سفر پر نہ جا سکوں۔"

خواب تو خدا کے فضل سے آتے ہی رہتے ہیں اور سچے بھی ہوتے ہیں جو محض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے آقا سیدنا خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے طفیل ہے لیکن اس خواب میں ایک خاص جلال تھا جس کا اب تک میرے دل پر اثر ہے چنانچہ صبح ہوتے ہی اس خواب کے زیر اثر میں نے اپنا پروگرام تبدیل کر لیا۔ کلکتہ کے لئے گاڑی میں جو نشست محفوظ کرائی تھی وہ منسوخ کرائی اور ٹکٹ واپس کر دیا اور اس کی بجائے قادیان کا ٹکٹ خرید لیا اور امرتسر جانے والی گاڑی میں نشست محفوظ کرائی۔ پروگرام میں اس اچانک تبدیلی کے بارے میں مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر نے وجہ دریافت کی۔ تو میں نے بتایا کہ حضرت صاحب کے بارے میں ایک خواب دیکھی ہے جس کے نتیجہ میں میں جلد قادیان پہنچنا چاہتا ہوں۔ ان دنوں مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب محکمہ سپلائی میں افسر تھے اور دہلی میں مقیم تھے انہوں نے مجھے ایک گھی کا پیپا دیا تھا کہ میں کلکتہ پہنچکر ان کے لڑکے چوہدری انور احمد کاہلوں (مقیم کلکتہ) کے حوالے کر دوں۔ پروگرام کی تبدیلی کے پیش نظر وہ گھی کا پیپا میں مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کے گھر واپس پہنچا آیا چنانچہ شام کو بجائے کلکتہ کی گاڑی میں سوار ہونے کے میں امرتسر جانے والی گاڑی میں روانہ ہو گیا۔ اگلے روز میں صبح نو بجے والی گاڑی پر قادیان پہنچا۔ اس دن جمعہ کا روز تھا میں نہا دھو کر اور کھانا کھا کر نماز جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد اقصیٰ پہنچا۔

حضرت صاحب خطبہ کے لئے تشریف لائے اور خطبہ میں حضور نے مصلح موعود والی رویا بیان فرمائی جو حضور نے مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کے مکان ۱۳ ٹیمپل روڈ لاہور پر دیکھی تھی اور اس رویا کے دوران حضور کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے "انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ"۔ اس رویا کے بیان کرتے وقت حضور کے الفاظ سے ایک خاص الٰہی جلال ٹپکتا تھا اور حضور پر ایک خاص روحانی کیفیت طاری تھی۔ سامعین پر بھی وجد طاری تھا اور وہ ایک روحانی لذت سے بہرہ ور ہو رہے تھے۔ اس رویاء کی سماعت میری زندگی کا ایک پُر لطف اور یادگار واقعہ ہے۔ مجھے یاد ہے کہ پچھلی صف میں میرے پاس حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے تھے اور ایک خاص روحانی مسرت سے لطف اندوز ہو رہے تھے جو ان کے چہرے سے عیاں تھی۔

چنانچہ میں نے قادیان میں اپنا دنیاوی کاروبار سمیٹ دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے اعلانِ مصلح موعود کے جلسوں میں شمولیت کی توفیق ملی اور ان جلسوں میں ایک خاص روحانی رنگ تھا۔ حضور کے کلام میں تحدی اور جلال تھا۔ لاہور کے جلسہ میں جب حضور نے فرمایا "میں نہیں بول رہا، خدا بول رہا ہے" ان الفاظ کو سن کر جسم میں بجلی سرایت کر گئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے حضور کے ساتھ رفاقت کا موقعہ ملا۔ حضور کی نیابت میں دینی کام کرنے کی توفیق ملی۔ میں نے حضور کی ذاتِ بابرکات کا قریب سے مطالعہ کیا۔ میرا علی وجہ البصیرۃ ایمان ہے کہ حضور ہی مصلح موعود ہیں اور سبز اشتہار والی پسر موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتمند خدمتِ دین والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیں حضور کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور غلبہ احمدیت کے زمانے کو قریب تر لائے۔ آمین

"رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطاناً نصیرا"

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل ناظم دارالافتاء ربوہ

سوال:۔ حدیث میں آتا ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ اگر چاند سورج ڈوبنے سے پہلے نظر آجائے تو روزہ افطار کر لیا جائے؟

جواب:۔ یہ تو کوئی جاہل آدمی ہی خیال کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ اس حدیث کے معنوں پر غور نہ کرنا ہے۔ دراصل یہاں افطار کے معنے یہ ہیں کہ لوگ اگلے دن عید الفطر منائیں اور روزہ نہ رکھیں۔ یہ نہیں کہ وہ چاند دیکھتے ہی روزہ کھولدیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح صوموا لرؤیتہ کے یہ معنے ہیں کہ چاند نظر آنے پر اگلے دن سے روزے رکھنے شروع کرو یہ نہیں کہ جونہی چاند نظر آئے اسی وقت سے روزہ شروع کر دو۔ کیونکہ روزہ کا وقت خواہ وہ روزہ فرضی ہو یا نفلی طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک ہے۔ اس سے کم وقت کا روزہ صحیح روزہ نہیں ہوگا۔ قرآن پاک کی آیت ثم اتموا الصیام الی اللیل اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت متواترہ اسی حقیقت کو ثابت کرتی ہے۔ رہا یہ خیال کہ سورج ڈوبنے سے پہلے جو چاند نظر آجاتا ہے وہ دراصل ایک دن پہلے کا ہے اور یہ دن گویا روزے کا ہے ہی نہیں تو اصولاً یہ خیال درست نہیں۔ کیونکہ بعض صورتوں میں چاند پہلی کا ہوتے ہوئے بھی غروب آفتاب سے کچھ دیر قبل نظر آ سکتا ہے۔ ہاں بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ اگر چاند اس دن دوپہر سے پہلے نظر آئے (گو علم ہیئت کی رو سے ایسا ہونا بظاہر مشکل ہے) تو پھر چاند دیکھتے ہی روزہ توڑ دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ دن دراصل یکم شوال یعنی عید کا ہوگا۔ ۲۹ یا ۳۰ رمضان کا دن ہوگا چنانچہ علامہ ابن رشدؒ اپنی مشہور کتاب بدایۃ المجتہد میں لکھتے ہیں:۔

قال ابو یوسف من اصحاب ابی حنیفۃ والثوری وابن حبیب من اصحاب مالک اذا رؤی الھلال قبل الزوال فھو للیلۃ الماضیۃ وان رؤی بعد الزوال فھو للآتیۃ وروی الثوری انہ بلغ عمر بن الخطاب ان قوماً راوا الھلال بعد الزوال فافطروا فکتب الیھم یلومھم و قال اذا رأیتم الھلال نھاراً قبل الزوال فافطروا واذا رأیتموہ بعد الزوال فلا تفطروا (ص ۱۹۵ ج ۱)

یعنی حنفیوں میں سے امام ابو یوسفؒ اور مالکیوں میں سے امام ابن حبیبؒ نیز امام ثوریؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر شوال کا چاند دوپہر سے پہلے نظر آجائے تو روزہ توڑ دینا چاہیئے کیونکہ یہ چاند آنے والی رات کا نہیں بلکہ گذشتہ رات کا ہے۔ حضرت عمر کے زمانہ میں ایک علاقہ کے لوگوں نے دوپہر کے بعد چاند دیکھا اور اسی وقت روزے کھول دیئے۔ حضرت عمر کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے انہیں تنبیہہ فرمائی اور لکھا کہ اگر چاند دوپہر سے پہلے دیکھا جائے تو پھر تو روزہ توڑ دینا چاہیئے۔ لیکن اگر دوپہر کے بعد نظر آئے تو پھر روزہ مکمل کرنا چاہیئے۔ اور غروب آفتاب سے قبل نہیں کھولنا چاہیئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوال:۔ روزہ رکھنے کے بعد اچانک سفر درپیش ہو یا بیمار ہو جائے دونوں صورتوں میں روزہ رکھنا جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب: سفر پر روانہ ہونے یا بیمار ہو جانے کے بعد روزہ کھول دینا چاہیئے۔

سوال: ایک ہی شخص کو اگر ایک وقت کا کھانا روزانہ دیا جائے تو کیا اس طرح سے روزہ کا فدیہ ادا ہو جائے گا۔ مثلاً ایک شخص ماہ رمضان کے روزے نہیں رکھتا اور اس کی بجائے وہ ماہ تک ایک شخص کو ایک وقت کا کھانا دیتا رہتا ہے کیا یہ جائز ہے؟

جواب: روزہ کا فدیہ کسی کو بھی دیا جا سکتا ہے تاہم بہتر اور زیادہ ثواب کا موجب یہ ہے کہ کسی نیک متقی پابند صوم و صلوٰۃ کو دیا جائے اصل یہ ہے کہ فدیہ میں صبح و شام کا کھانا دیا جائے۔ اگر ایک ہی شخص کو روزانہ صرف ایک وقت مثلاً شام کا دیا جائے تو اس طرح دو ماہ کھلانے سے ایک ماہ کے روزوں کا فدیہ ہو جائے گا۔ لیکن یکمشت رقم ادا کرنا یا راشن کی صورت میں دینا زیادہ بہتر ہے

سوال:۔ خیال تھا کہ آج عید ہے صبح آٹھ بجے ناشتہ کر کے عیدگاہ گیا تو معلوم ہوا کہ عید تو کل ہے میں نے اسی وقت سے روزہ کی نیت کر لی اور پھر شام تک کچھ نہ کھایا کیا میرا روزہ ہو گیا؟

جواب:۔ روزے کیلئے ضروری ہے کہ طلوع فجر سے کر غروب آفتاب تک کچھ نہ کھایا جائے اور نیت روزے کی ہو۔ چونکہ دن کے وقت یہ سمجھتے ہوئے کھانا کھا لیا گیا کہ آج روزہ نہیں۔ اسلئے گناہ تو کوئی نہیں ہوا لیکن روزہ بھی نہیں ہوا۔ اسلئے اسکی قضا ضروری۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

نوجوان فائدہ اٹھائیں

جے وی ایس وی فیل اساتذہ کا دوبارہ امتحان

لاہور ریجن کے افضل پورٹرینڈ اساتذہ جو جے وی/ایس وی امتحانات پاس نہیں کر سکے۔ ان کو ان امتحانات میں امسال دوبارہ شامل ہونے کی اجازت ہے۔ درخواستیں ۶۳/۴/۱۰ تک لازم۔

۱۔ سیٹو پوسٹ گریجوایٹ وظائف ۶۴-۱۹۶۳ء

فلپائن و تھائی لینڈ میں تعلیم کے لئے یک سالہ وظائف۔ ہوائی سفر آمد و رفت اکانومی کلاس۔ ماہوار الاؤنس ۱۰۰ فلپائنی سکہ، ۲۵۰۰ تھائی لینڈ کا۔ تعلیمی فیس بذمہ سیٹو۔ خرچ کتب علاوہ

فارم درخواست و قواعد اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر (دیو یورسٹی) ایجوکیشن ڈویژن گورنمنٹ آف پاکستان راولپنڈی سے ۵۰ پیسے کی ٹکٹوں والا بڑا لفافہ بھیج کر طلب کریں۔ درخواستیں ۶۳/۴/۱۰ تک (پ۔ ٹ ۶۳/۳/۲۶)

۲۔ داخلہ فیلڈ اسسٹنٹ کلاس سرگودھا ۶۴-۱۹۶۳ء

شرائط:۔ میٹرک۔ سکونت لاہور و سرگودھا ڈویژن

درخواستیں ۶۳/۴/۵ تک بنام پرنسپل ایگریکلچرل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ سرگودھا۔ انٹرویو ۶۳/۴/۱۲ تا ۶۳/۴/۱۴

(پ۔ ٹ ۶۳/۳/۳۱)

۳۔ اسسٹنٹ ٹیچر ٹریننگ کورس

بی ایس سی کے لئے دو سالہ کورس۔ ایگریکلچرل یونیورسٹی لائل پور۔ آغاز ۶۳/۴/۲۰

درخواستیں ۶۳/۴/۸ تک بنام ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ آف کراپ پروڈکشن (پ۔ ٹ ۶۳/۳/۳۱)

۴۔ باقاعدہ کمشن آزاد کشمیر

شرائط۔ میٹرک فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔ سٹیٹ سب جیکٹ کلاس ون عمر ۶۳/۱/۳۱ کو عمر ۱۸ تا ۲۴

فارم درخواست منسٹری آف ڈیفنس آزاد کشمیر رجمنٹل سنٹر فورس ہیڈ کوارٹر، اوجڑی کیمپ راولپنڈی سے طلب کریں۔ مکمل درخواستیں ۶۳/۴/۳۰ تک (پ۔ ٹ ۶۳/۳/۳۱)

۵۔ پاکستان نیوی میں ٹیکنیکل کیریئر

بھرتی ڈائرکٹ انٹری آرٹیفائیسرس پاکستان نیوی۔ ابتدائی ٹریننگ یک سال۔ ابتدائی تنخواہ ۱۳۸/- ماہوار

اسامیاں (۱) انجن روم آرٹیفائیسرس (۲) شپ رائٹ آرٹیفائیسرس (۳) الیکٹریکل " (۴) آرڈی ننس "

شرائط:۔ ڈپلومہ مکینیکل یا الیکٹریکل انجینئرنگ یا میٹرک۔ عرصہ ملازمت ۱۳ سال۔ درخواستیں ۶۳/۴/۱۵ تک بنام سٹاف افسر (رکروٹنگ اینڈ مین پاور پلیننگ۔ نیول ہیڈ کوارٹرس۔ فاورلائنز۔ کراچی (پ۔ ٹ ۶۳/۳/۳۱)

ناظر تعلیم

إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا

امسال مجلس شوریٰ کے موقع پر حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے ارشاد پر جن نمائندگان نے تحریک جدید کے متعلق جو عہد کیا تھا انہیں چاہیئے کہ اس عہد کے مطابق بقایاجات تحریک کی وصولی اور دفتر دوم کی مضبوطی کے لئے ہفتہ تحریک جدید میں خاص کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

تحریک جدید کی اہمیت پر جماعت کے احباب کے سامنے زیادہ زور دینے کی اس لئے بھی ضرورت ہے کہ اس کے شیریں ثمرات احباب کے سامنے ہیں اور یہ الٰہی تحریک حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی قائم فرمودہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام کا زندہ اور واضح ثبوت ہے۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" ہر احمدی کا دل اس انعام کے میسر آنے پر مسرت سے لبریز ہے۔ اور حق یہ ہے کہ ہم اس کے شکرانے کے طور پر جس قدر بھی اس یادگاری زمانہ کے تاریخی دور میں شامل ہو کر اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کریں۔ اتنا ہی کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

ذیل میں رپورٹ مشاورت ۱۹۶۳ء کے اقتباسات جو صفحہ ۱۳۷ پر درج ہیں نقل کئے جاتے ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا:۔

"دفتر دوم ہمارے لئے خطرہ کا الارم ہے۔ کیونکہ اس میں زیادہ تر نوجوان شامل ہیں اور وہ اپنی طاقت سے بہت کم حصہ لے رہے ہیں۔ دوسرا خطرہ کا پہلو یہ ہے۔ کہ دفتر اول سے بعض ریٹائر ہو کر فارغ ہو چکے ہیں۔ اور ان کی آمد کم ہو گئی ہے اور بعض فوت ہو گئے ہیں۔ اسلئے جب تک دفتر دوم کو زیادہ سے زیادہ مضبوط وسیع اور فعال نہ بنایا جائے تحریک جدید خطرہ میں ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے فرمایا:۔

کہ دفتر دوم میں شامل ہونے والوں کی تربیت بھی ضروری ہے یہ دفتر اس بات کا نشان ہے۔ کہ جماعت اپنے نوجوانوں کی تربیت سے غافل ہو رہی ہے۔ کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ اگر ان کی تربیت درست کی جاتی تو وہ دفتر اول کے معیار کو قائم نہ رکھ سکتے۔ پس میں اس حصہ کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جماعت نوجوانوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دے۔ رپورٹ مشاورت ۱۹۶۳ء صفحہ ۱۳۷

خاکسار

ضیاء الدین ارشد صدر محلہ دارالبرکات ربوہ

کارکنان مال کیلئے ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ راپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سال رواں میں وصول شدہ چندوں کی تمام رقوم اس تاریخ تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع ہو جائیں۔ اس مقصد کے لئے تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں

ا۔ جو چندہ ۱۰ راپریل تک وصول ہو (اور شہری جماعتوں میں عموماً زیادہ تر وصولی اس تاریخ تک ہو چکتی ہے) وہ تمام رقم ۱۲ راپریل تک مرکز کو روانہ کر دی جائے۔ اس میں کسی حالت میں بھی توقف نہ ہو۔ اور محض اس خیال سے کہ مزید رقم وصول کر کے بعد میں اکٹھی رقم بھیج دی جائے گی ۱۰ راپریل تک کی وصول شدہ رقم کو ہرگز نہ روکا جائے۔

ب۔ اسی طرح ۱۱ سے ۱۸ راپریل تک جو رقم وصول ہو۔ وہ رقم ۲۰ راپریل تک مرکز کو روانہ کر دی جائے۔

ج۔ ۱۸ راپریل کے بعد جو رقوم وصول ہوں۔ وہ بھی حسب حالات جلد جلد مرکز کو روانہ کر دی جائیں اور ہر ممکن کوشش کی جائے۔ کہ اس سال کی وصول شدہ کوئی رقم ۳۰ راپریل تک مرکز کو روانہ کرنے سے نہ رہ جائے۔

د۔ صدر صاحبان کو خیال رہے کہ صدر انجمن کے قواعد کے مطابق ہر "مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کا فرض ہے۔" کہ اس بات کی نگرانی رکھیں۔ کہ تمام جمع شدہ چندہ قواعد کے مطابق امین یا محاسب صاحب کے پاس جمع کیا جاتا ہے۔ اور بلا توقف باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھیج دیا جاتا ہے۔" (قاعدہ ۱۲/۸۱)

ھ۔ براہ مہربانی ان آخری ایام میں چندوں کی وصولی کے لئے بھی انتہائی جدوجہد عمل میں لائیے تا نہ صرف سال رواں کا چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا ہو جائے بلکہ سابقہ سالوں کے بقائے بھی زیادہ سے زیادہ بے باق ہو جائیں۔ اس سال ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقرر کردہ معیار (پچیس لاکھ روپیہ) کے جتنا زیادہ نزدیک پہنچ جائیں گے۔ آئندہ وصولی کو اس معیار تک بڑھانا اتنا ہی زیادہ آسان ہو جائے گا۔ اور سب خیر و برکت اسی میں ہے کہ حضور کے ارشادات کی من وعن اور جلد از جلد تعمیل ہو۔

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

اعلان دارالقضاء

محترمہ نواب بیگم صاحبہ زوجہ ایم محمد حسین صاحب مرحوم (دھرم سالوی) رفیق منزل محلہ سرائے بھابڑیاں غلہ منڈی سیالکوٹ حال ربوہ معرفت مولوی عبدالقدیر صاحب شاہد واقف زندگی نے درخواست دی ہے۔ کہ میرے خاوند مرحوم کے نام پر دو قطعات نمبر ۲، ۳ بلاک نمبر ۸ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں ہیں۔ جن کو میں اپنی اور اپنے بچوں کی ضرورت کے تحت فروخت کرنا چاہتی ہوں۔ لہذا یہ دارالضحیٰ ہم سب وارثوں کے نام منتقل کر دی جائے تا ہم فروخت کر سکیں میرے علاوہ مندرجہ ذیل آٹھ بچے وارث ہیں (۱) رشیدہ بیگم صاحبہ (۲) بشریٰ بیگم صاحبہ (۳) فہمیدہ بانو صاحبہ (۴) بشارت بانو صاحبہ (۵) سعیدہ بانو صاحبہ (۶) مبشرہ بیگم صاحبہ (۷) مبارکہ بیگم صاحبہ (۸) رفیق احمد صاحب آخری پانچ بچے میرے اور میری ہی کفالت میں ہیں۔ (آخری چار بچے نابالغ ہیں) اور اول الذکر چاروں نے میرے حق میں باقاعدہ رجسٹری شدہ مختارنامہ عام مالیتی بیس روپے لکھ دیا ہوا ہے۔

اس درخواست پر مکرم قریشی محمد اقبال صاحب احمدی لائن افیسر پولیس لائن سیالکوٹ اور مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب شاہد واقف زندگی کے تصدیقی دستخط درج ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ہفتہ تحریک جدید

ہفتہ تحریک جدید جو ۲۹ مارچ ۱۹۶۳ء سے شروع ہوا کے سلسلہ میں مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہفتہ تحریک جدید منانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے کمزور بھائیوں کو چست بننے کی توفیق بخشے۔ آمین

مجھے امید ہے جملہ امراء و صدر صاحبان نے اس طرف کما حقہ توجہ فرمائی ہوگی۔ نتائج سے دفتر ہذا کو ضرور مطلع فرما کر ممنون فرمایا جاوے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• واشنگٹن ۳ اپریل۔ صدر کینیڈی نے رو جر ہلز مین کو وزیر خارجہ امور مشرق بعید مقرر کیا ہے۔ ان کا نام منظوری کیلئے امریکی سینٹ کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔

• کھٹمنڈو ۳ اپریل۔ ہمالیہ کے دامن میں چیچک کی وبا پھیل گئی ہے۔ یہاں موصول ہونیوالی اطلاع کے مطابق سر ایڈ منڈ ہلیری نے جو ان دنوں کوہ ہمالیہ کا تحقیقاتی مطالعہ کر رہے ہیں بتایا ہے کہ اکثر پہاڑی قصبوں میں چیچک سے روزانہ کئی افراد موت کا شکار ہو رہے ہیں۔

• نیویارک ۳ اپریل۔ امریکہ میں اس وقت تقریباً ۵۰ لاکھ افراد بیکار ہیں۔ یہ تعداد کام کرنے کے قابل لوگوں کی تعداد کا ۶ء۵ فی صد ہے معلوم ہوا ہے کہ خودکار مشینوں کے استعمال سے ہر سال پندرہ لاکھ مزدوروں کی ضرورت کم ہو جاتی ہے۔

• لائل پور ۳ اپریل۔ زرعی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر زیڈ اے ہاشمی نے کل یہاں طلباء کو انسانیت کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنیکا مشورہ دیا۔ انہوں نے یونیورسٹی یونین کی افتتاحی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انسان سب سے بڑی قربانی یہی کر سکتا ہے کہ ملک وملت کی خدمت کرے وائس چانسلر نے کہا کہ طلباء کو غذائی پیداوار بڑھانے کیلئے اپنی تمام صلاحتیں صرف کرنی چاہئیں۔

• کراچی ۳ اپریل۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان مغربی طاقتوں کے اس منصوبے کے خلاف احتجاج کرے گی جس کے تحت بھارتی افواج کو آبدوزیں اور راکٹ فراہم کئے جا رہے ہیں ان حلقوں نے بتایا ہے کہ پاکستان کو بھارت کی اس یقین دہانی پر اعتماد نہیں ہے کہ یہ ہتھیار صرف اسلئے حاصل کئے جا رہے ہیں کہ چین سے محاربہ کی صورت بھارت اپنا دفاع کر سکے۔

دعائے مغفرت

عید الفطر کے دوسرے روز مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۶۳ء بروز بدھ خواجہ عبدالکریم صاحب آف آسنور کشمیر (کینیئے فردوس ربوہ) کے بڑے صاحبزادے عبدالحلیم دانی اچانک بیمار ہو کر آسنور مقبوضہ کشمیر میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی شادی پچھلے سال ہی ہوئی تھی۔ اور خواجہ عبدالکریم صاحب کے پاکستان آنے کے بعد اپنی والدہ اور بہن بھائیوں کیلئے واحد سہارا تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد صحابہ کرام۔ مذدلیشان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کیلئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ اللہ پسماندگان کو اس اچانک صدمہ پر صبر عطا فرمائے۔ مرحوم کے والد خواجہ عبدالکریم صاحب گذشتہ ڈیڑھ سال سے بیمار ہیں۔ انکی صحت کیلئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

مشترکہ ٹائم ٹیبل
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ و فاروق بس سروس لمیٹڈ
اڈہ ربوہ

اپ سروس			ڈاؤن سروس		
نمبر شمار	برائے	وقت روانگی	نمبر شمار	برائے	وقت روانگی
۱	لاہور	۰۰—۰۵	۱	جوہرآباد	۰۰—۰۶
۲	گوجرانوالہ	۱۵—۰۶	۲	جوہرآباد	۰۰—۰۷
۳	لاہور	۴۵—۰۶	۳	جوہرآباد	۴۵—۰۷
۴	لاہور	۴۵—۰۷	۴	سرگودہا - میانوالی	۳۰—۰۸
۵	لائل پور	۳۰—۰۸	۵	سرگودھا	۰۰—۰۹
۶	لاہور	۰۰—۰۹	۶	جوہرآباد	۴۵—۰۹
۷	لاہور	۴۵—۰۹	۷	سرگودہا - دریا خان	۱۵—۱۰
۸	لاہور	۴۵—۱۰	۸	جوہرآباد	۴۵—۱۰
۹	گوجرانوالہ	۰۰—۱۱	۹	جوہرآباد	۳۰—۱۱
۱۰	لاہور	۳۰—۱۱	۱۰	جوہرآباد	۰۰—۱۲
۱۱	لاہور	۳۰—۱۲	۱۱	جوہرآباد	۰۰—۱۳
۱۲	لائل پور	۱۵—۱۳	۱۲	سرگودھا - بھیرہ	۱۵—۱۴
۱۳	لاہور	۴۵—۱۳	۱۳	جوہرآباد	۴۵—۱۴
۱۴	لائل پور	۱۵—۱۴	۱۴	جوہرآباد	۱۵—۱۵
۱۵	لاہور	۱۵—۱۵	۱۵	جوہرآباد	۰۰—۱۶
۱۶	گوجرانوالہ	۰۰—۱۶	۱۶	جوہرآباد	۴۵—۱۶
۱۷	لاہور	۴۵—۱۶	۱۷	جوہرآباد	۱۵—۱۷
۱۸	لائل پور	۴۵—۱۷	۱۸	سرگودہا - بھیرہ	۰۰—۱۸
۱۹	لاہور	۳۰—۱۸	۱۹	سرگودہا	۴۵—۱۸
۲۰	لائل پور	۱۵—۱۹	۲۰	سرگودھا	۱۵—۱۹
			۲۱	سرگودہا - میانوالی	۰۰—۲۰
			۲۲	جوہرآباد	۳۰—۲۰
			۲۳	جوہرآباد	۰۰—۲۱
			۲۴	جوہرآباد	۳۰—۲۲

منیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ و فاروق بس سروس لمیٹڈ لاہور

گدو بیراج میں اراضی کا نیلام

گدو بیراج کے بایاں کنارہ پر چوبیس ہزار ایکڑ زمین ششماہی نہر پر حسب ذیل پروگرام کے مطابق نیلام ہوگی۔

۱۔ ڈسٹرکٹ بنگلہ اوبارو — ۱۵-۱۶ اپریل ۸ بجے صبح
۲۔ انسپکشن بنگلہ میرپور ماتھیلو — ۲۳-۲۴-۲۵ اپریل ۸ بجے صبح
۳۔ ڈسٹرکٹ بنگلہ گھوٹکی — ۷ مئی ۹ بجے صبح ۸ مئی ۸ بجے صبح

شرائط حسب ذیل ہیں۔

۱۔ سرکاری قیمت ۵۰۰/- روپیہ فی ایکڑ
۲۔ کل رقم کا ⅓ موقعہ پر ادا کرنا ہوگا۔
۳۔ پہلے دو سال کوئی قسط ادا نہیں ہوگی۔
۴۔ اس کے بعد تین مساوی سالانہ اقساط میں سوا چھ فیصدی مرکب سود کے ساتھ بقیہ رقم واجب الادا ہوگی۔

کوئی خریدار اپنے موجودہ رقبہ کو شامل کر کے ۲۵۶ ایکڑ سے زیادہ نہیں خرید سکتا۔ جن کے پاس پہلے ۲۵۶ ایکڑ یا اس سے زائد رقبہ موجود ہے۔ وہ نیلامی میں حصہ نہیں لے سکتے۔

اس کے علاوہ کچھ زمین دس سالہ لمبے پٹہ پر بذریعہ ٹنڈر دی جائے گی۔ جس کے ٹنڈر ۱۷ اپریل کو ½۸ بجے صبح اوبارو میں ۲۷ اپریل ½۸ بجے صبح میرپور ماتھیلو میں ۷ مئی ½۸ بجے صبح تک متعلقہ اسسٹنٹ کالونائزیشن آفیسر کے پاس دیئے جا سکتے ہیں۔

ٹنڈر کے ساتھ ایک صد روپیہ ازپیشگی ادا کرنا ہوگا۔ جو ٹنڈر منظور نہ ہونے کی صورت میں واپس ہو جائے گی۔ اور پٹہ منظور ہونے کی صورت میں زر پٹہ میں مجرا ہو جائے گی۔

پٹہ کا فرخ ۱۰/- روپیہ فی ایکڑ سالانہ ہے۔ ٹنڈر سب سے زیادہ پیشکش کرنے والے کا حق ہوگا۔ کسی ٹنڈر دہندہ کو ۲۵۶ ایکڑ سے زیادہ اراضی لینے کی اجازت نہیں۔

اراضیات ۱۶ سے ۲۵۶ ایکڑ تک کے لاٹوں میں منقسم ہے ایک کتاب کی صورت میں شائع کی گئی ہے جو کہ ۲/- روپیہ میں مندرجہ ذیل پتہ سے ملتی ہے۔

۱۔ مغربی پاکستان کے ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے
۲۔ زرعی ترقیاتی کارپوریشن کے دفتر لاہور سے
۳۔ کالونائزیشن آفیسر گدو بیراج سکھر سے
۴۔ ڈپٹی کالونائزیشن آفیسر و اسسٹنٹ کالونائزیشن افسران متعلقہ تحصیل سے

مغربی ملکوں نے بھارت کو غیر محدود مقدار میں فوجی امداد دینے کا فیصلہ کر لیا

جدید ترین اسلحہ سے لدے چار امریکی بحری جہاز آئندہ ہفتے بھارت پہنچ جائینگے

نئی دہلی ۴ر مارچ۔ باوثوق ذرائع کے مطابق امریکہ اور دوسرے مغربی ملکوں نے بھارت کو غیر محدود مقدار میں فوجی امداد دینے کا فیصلہ کر لیا ہے امریکہ اور دولت مشترکہ کے فوجی مشن نے حال ہی میں بھارت کے دورہ کے بعد جو رپورٹ تیار کی تھی ہفتہ اوراں کے دوران صدر کینیڈی اور ان کے فوجی مشیروں نے اس پر غور کیا۔ اسلحہ سے لدے چار امریکی بحری جہاز آئندہ ہفتے بھارت پہنچ جائیں گے۔ دریں اثنا امریکہ نے بھارت کی جنگی تیاریوں کے لئے دس کروڑ ڈالر کے ایک اور قرضہ کا اعلان کیا ہے۔ یوگوسلاویہ نے بھی بھارت کو اسلحہ کی پیشکش کی ہے۔

بھارت میں امریکی سفیر مسٹر جان گالبرتھ نے کل یہاں اعلان کیا کہ امریکی اسلحہ سے لدے چار مال بردار بحری جہاز آئندہ دس روز کے اندر بھارت پہنچ جائینگے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ اسلحہ چھ بھارتی ڈویژنوں کو پہاڑوں میں لڑائی کے لئے لیس کرنے کے کام آئے گا۔ اس قسم کے اسلحہ کی یہ پہلی کھیپ ہے معتبر ذرائع نے بتایا ہے کہ پانچ لاکھ سپاہیوں پر مشتمل موجودہ بھارتی فوج کی تعداد آئندہ سال کے وسط تک دس لاکھ تک کر دی جائے گی بھارتی حکومت انجام کار فوج کی تعداد بیس لاکھ تک پہنچانا چاہتی ہے دریں اثنا یوگوسلاویہ نے بھی بھارت کو اسلحہ مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے۔ روس کے بعد یوگوسلاویہ نے بھی بھارت کو اسلحہ مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے روس کے بعد یوگوسلاویہ دوسرا کمیونسٹ ملک ہے۔ جس نے بھارت کو اسلحہ کی پیشکش کی ہے باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ یوگوسلاویہ نے بھارت کو بھاری مقدار میں ایسے اسلحہ مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے جنہیں پہاڑی لڑائیوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بھارتی دارالحکومت کے سیاسی مبصرین نے اس نظریہ کا اظہار کیا ہے کہ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو کی اس پیشکش سے اندازہ ہوتا ہے کہ مارشل ٹیٹو کے نزدیک مستقبل قریب میں روس اور چین کے درمیان نظریاتی مصالحت کا کوئی امکان نہیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ (بجز امریکہ) برطانیہ، فرانس، مغربی جرمنی، کینیڈا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ نے بھارت کو اسلحہ مہیا کیا ہے

دریں اثنا بھارت کو مزید امریکی مالی اور فوجی امداد کے متعلق کل نئی دہلی میں بات چیت کا ایک نیا دور شروع ہو گیا۔ یہ امداد طویل المیعاد ہوگی اور بظاہر اس کا مقصد بھارت کو چین کی طرف سے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے قابل بنانا ہے

"یہ امداد بھارت کی پانچ ہزار کلومیٹر لمبی ہمالیائی سرحد کے دفاع کے لئے استعمال کی جائے گی تازہ بات چیت میں امریکہ کی نمائندگی صدر کینیڈی کے خاص ایلچی مسٹر والٹ روستو اور وائٹ ہاؤس کے مشاورتی عملہ کے ایک رکن مسٹر رابرٹ کومر کر رہے ہیں۔ جبکہ بھارت کی نمائندگی وزارت خارجہ کے انڈر سیکرٹری مسٹر ڈی ایم کاؤل اور وزیر خارجہ مسٹر مرارجی ڈیسائی اور وزیر دفاع مسٹر چاون اور دفاعی پیداوار کے وزیر مسٹر کرشنماچاری کر رہے ہیں۔

دولت مشترکہ کی اقتصادی مشاورتی کونسل کا اجلاس

لندن ۴ر اپریل دولت مشترکہ کے دفتر نے اعلان کیا ہے کہ دولت مشترکہ کی اقتصادی مشاورتی کونسل کا اجلاس لندن میں ۱۳ اور ۱۴ مئی کو ہوگا۔ اس اجلاس میں باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔

سکھوں میں تصادم۔ ساٹھ اکالی گرفتار

جالندھر ۴ر اپریل۔ ماسٹر تارا سنگھ اور سنت فتح سنگھ کے حامیوں میں تصادم کے بعد ساٹھ اکالی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ دوآبہ گرو سنگھ سبھا کے انتخاب کے دوران جب سنجیدا موہن سنگھ کے صدر منتخب ہونے کا اعلان ہوا تو اکالیوں نے اس پر اعتراض کیا جس کے نتیجہ میں لاجپت سنگھ بابر و سنت سنگھ (گروپ) کی سرگرمی میں دونوں گروہ مرنے مارنے پر تل گئے۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر حالات پر قابو پا لیا اور ساٹھ اکالیوں کو حوالات بھیجدیا۔

روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف نے پیکن جانے سے انکار کر دیا

چینی کمیونسٹ پارٹی کے صدر ماؤزے تنگ کو ماسکو آنے کی دعوت

ماسکو ۴ر اپریل۔ روسی وزیر اعظم نکیتا خروشچیف نے چینی راہنماؤں سے بات چیت کرنے کے لئے پیکنگ جانے کی دعوت شائستگی سے مسترد کر دی اور اس کی بجائے چینی کمیونسٹ پارٹی کے صدر ماؤزے تنگ کو ماسکو آنے کی دعوت دی ہے۔ روسی کمیونسٹ پارٹی نے چین کی کمیونسٹ پارٹی کے نام ایک خط میں تجویز کیا ہے کہ ماؤزے تنگ موسم بہار یا اوائل موسم گرما میں ماسکو آئیں۔ یہ خط چینی کمیونسٹ پارٹی کے ۹ مارچ کے خط کے جواب میں بھیجا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اگر ماؤزے تنگ فی الحال ماسکو کا دورہ نہیں کر سکتے تو وہ وسط مئی میں روس آئیں۔ مغربی مبصرین نے کہا ہے کہ اگرچہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے خط کی طرح روسی کمیونسٹ پارٹی کے خط میں اس بات کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا گیا ہے کہ روس اور چین کے رہنما باہمی اختلافات ختم کرنے کے لئے ملاقات کریں گے لیکن خیال یہی ہے کہ خروشچیف اور ماؤزے تنگ کی ملاقات میں باہمی اختلافات ختم کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔

جلال بایار خودکشی کرنا چاہتے ہیں

سابق صدر ترکی کے ڈاکٹر کا بیان

استنبول ۴ر اپریل۔ ترکی کے سابق صدر جلال بایار کے ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ جلال بایار خودکشی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ جب سے انہیں ہسپتال داخل کیا گیا ہے انہوں نے کچھ نہیں کھایا اور صرف پانی پیتے رہے ہیں۔ واضح رہے جلال بایار کو پچھلے دنوں علالت کے باعث چھ ماہ کے لئے جیل سے رہا کر دیا گیا تھا لیکن ان کے خلاف زبردست مظاہروں کے بعد انہیں دوبارہ جیل بھیج دیا گیا۔ ڈاکٹر ارگوتر نے بتایا کہ جلال بایار نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے خودکشی کرنے کیلئے بھوک ہڑتال شروع کی ہے۔

چین تین ہزار دو سو بھارتی قیدیوں کو رہا کر دیگا

دہلی ۴ر اپریل پنڈت نہرو نے کل لوک سبھا میں کہا کہ چین نے یہ اطلاع دی ہے کہ وہ بھارت کے تین ہزار دو سو تیرہ جنگی قیدیوں کو رہا کر دیگا پنڈت نہرو نے بتایا کہ یہ قیدی مختلف جماعتوں میں بھارت بھیجے جائیں گے ان کی رہائی کا سلسلہ ۱۰ اپریل سے شروع ہوگا۔

شام کی کابینہ کے باہمی اختلافات ختم کرنے کی ایک اور کوشش

دمشق ۴ر اپریل۔ کل شام کی کابینہ کے اجلاس میں باہمی اختلافات دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ شام کی کابینہ دو گروپوں میں بٹ گئی ہے۔ ایک گروپ بعث پارٹی سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا صدر ناصر کا حامی ہے۔ ہفتے کے روز قاہرہ میں عرب اتحاد کے مذاکرات کا دوسرا سلسلہ شروع ہوا ہے شام کی کابینہ کی کوشش ہے کہ ان مذاکرات کے شروع ہونے سے قبل ہی باہمی اختلافات دور ہو جائیں جس وقت کابینہ کا اجلاس ہو رہا تھا۔ دمشق کے لوگ موقع غنیمت جان کر گھروں سے باہر نکل آئے اور انہوں نے مظاہرہ شروع کر دیا تاہم کوئی ہنگامہ نہیں ہوا۔ پرسوں کے مظاہروں کے بعد سے دمشق میں کرفیو لگا ہوا ہے۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ کرفیو ابھی کچھ اور روز نافذ رہے گا۔ شام کے وزیر اطلاعات جمال عطاشی نے کل پہلی مرتبہ شام کی کابینہ میں اختلافات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ انہیں دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ شام کی کابینہ کے پانچ وزیر جو صدر ناصر کے حامی بتائے جاتے ہیں چند روز قبل مستعفی ہو گئے تھے۔ انہوں نے شام کے وزیر اعظم صلاح الدین بیطار پر جو بعث پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں الزام لگایا ہے کہ وہ اپنی کابینہ کے ان وزیروں کی رائے کو کوئی وقعت نہیں دیتے جن کا بعث پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے ان وزیروں کا استعفیٰ ابھی منظور نہیں کیا گیا ہے۔ اور مصالحت کی بات چیت کے اختتام پر اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔

بھارت اور پاکستان کیلئے برطانوی قرضہ

لندن ۴ر اپریل۔ برطانیہ کے وزیر خزانہ مسٹر ریجنالڈ ماڈلنگ نے آج یہاں بھارت کے لئے ۲۵ لاکھ پونڈ اور پاکستان کے ۲۰ لاکھ پونڈ کے قرضوں کا اعلان کیا ہے۔

امریکہ سے اشیاء کی درآمد کے اجازت نامے

راولپنڈی ۴ر اپریل۔ مرکزی وزارت تجارت کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان امریکہ سے بعض اشیاء کی درآمد کے لئے اجازت نامے جاری کرے گی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

شادی کی تقریب

ربوہ — مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۶۳ء بروز اتوار امۃ السمیع صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب چک نمبر ۲۷۶ ر ب گوکھووال ضلع لائلپور کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کی شادی چوہدری رمضان احمد صاحب ظفر ابن مکرم چوہدری محمد صادق صاحب مرحوم آف چک ۲۷۶ ر ب گوکھووال) اکاؤنٹنٹ دفتر روزنامہ الفضل ربوہ کے ساتھ ہوئی ہے۔

مورخہ یکم اپریل ۱۹۶۳ء بروز دوشنبہ دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں ربوہ کے بہت سے مقامی احباب شریک ہوئے۔ دعوت طعام کے اختتام پر محترم مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے — آمین اللھم آمین